ریگزار کے گلستان: ہفتہ وار ڈائجسٹ نے ریت کو ہریالی میں بدلنے والے 7 کامیاب منصوبوں کا احوال

ہفتہ وار ڈائجسٹ کی ٹیم کو ملنے والے 7 ایوارڈز میں سے 3 ایوارڈز ریگزار کے منصوبوں کے نام — ایوارڈ کمیٹی کے چیئرمین کا کہنا ہے کہ ہم نے ہر منصوبے کا خود معائنہ کیا اور صرف وہی منصوبے منتخب کیے جو کاغذ پر نہیں، زمین پر موجود تھے

ریگزار ڈائجسٹ کی ٹیم نے پچھلے 4 سال میں 7 ایوارڈز جیتے، جن میں سے 3 ریگزار کے منصوبوں پر دیے گئے۔ یہ ایوارڈز ماحولیات، کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور میڈیا کوریج کے شعبوں میں دیے گئے اور ان کا اعلان جمعرات کو ایک تقریب میں کیا گیا۔ ادارے کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ کسی میگزین کی ٹیم کو اس قدر متنوع ایوارڈز ملے ہوں۔ تقریب میں ریگزار کے 12 منصوبوں کے نمائندے مدعو تھے۔

ایوارڈ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر نوید اختر سومرو نے کہا کہ ہم نے ہر منصوبے کا معائنہ خود کیا۔ کمیٹی کے ارکان نے ریگزار کے 9 مختلف علاقوں کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے پودوں کی تعداد، زندہ پودوں کی شرح اور مقامی آبادی کی شمولیت کا براہِ راست جائزہ لیا۔ ان کے مطابق کئی منصوبے کاغذ پر بہت اچھے لگتے تھے لیکن زمین پر صرف چند درخت باقی تھے۔ ایسے منصوبے ایوارڈ کی دوڑ سے باہر ہو گئے۔

ریگزار ڈائجسٹ کی ایڈیٹر انچیف محترمہ ثمینہ رحمان نے کہا کہ ایوارڈز کا مقصد صرف تعریف نہیں بلکہ باقی اداروں کو یہ پیغام دینا تھا کہ ریگزار میں کام کرنے والے لوگوں کی محنت کو پہچانا جاتا ہے۔ ان کے مطابق ادارہ اب ہر سال ریگزار کے 5 منصوبوں کو اپنے ایوارڈز کے لیے منتخب کرے گا اور ان کی تفصیلی رپورٹ شائع کرے گا تاکہ دوسرے ادارے بھی ان سے سیکھ سکیں۔

(صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ کریں)

ایک ہی ہفتے میں ریگزار کے 3 منصوبوں کو ایوارڈز ملنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ریگزار میں کام کرنے والے لوگ کاغذ پر نہیں، زمین پر کام کر رہے ہیں۔ ہفتہ وار ڈائجسٹ کی ٹیم نے ان منصوبوں کا ذکر اپنے اگلے شمارے میں تفصیل سے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ قارئین کو امید ہے کہ یہ رپورٹ ریگزار کے باقی 12 منصوبوں کو بھی سامنے لائے گی۔

ریگزار کے گلستان: ہفتہ وار ڈائجسٹ نے ریت کو ہریالی میں بدلنے والے 7 کامیاب منصوبوں کا احوال

ریگزار کے کنارے واقع ضلع سنگریزہ میں پچھلے 4 سال سے جاری ایک منصوبہ اب اس علاقے کی پہچان بن چکا ہے۔ یہاں 12 کلومیٹر لمبی ریت کو روکنے کے لیے جو پودے لگائے گئے تھے، ان میں سے 68 فیصد آج بھی زندہ ہیں۔ مقامی لوگ بتاتے ہیں کہ پہلے یہاں ریت ہر آندھی میں راستہ بدل لیتی تھی اور کئی دیہات ریت کے نیچے آ چکے تھے۔ اب وہی راستہ پکا ہے اور بچے اسکول پیدل جا رہے ہیں۔

منصوبے کی نگران ڈاکٹر نسرین بلوچ کے مطابق ابتدا میں مقامی لوگ شک کر رہے تھے کہ باہر سے آنے والے لوگ زمین کیوں لے رہے ہیں۔ ٹیم نے ہر گاؤں میں پنچایت بلائی اور طے کیا کہ پودوں کی دیکھ بھال کے لیے ہر خاندان کو روزانہ پانی کا حصہ دیا جائے گا۔ آج 9 دیہات کی 41 خواتین اس کام پر مامور ہیں اور ہر پودے کا ریکارڈ موبائل ایپ میں درج ہے۔ یہ ماڈل اب پڑوسی ضلع کے 3 دیہات میں دہرایا جا رہا ہے۔

منصوبے کا کل خرچہ 2 کروڑ 40 لاکھ روپے رہا جس میں سے 60 فیصد مقامی مزدوری پر خرچ ہوا۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ اگر یہی پودے 5 سال مزید زندہ رہے تو یہ علاقہ قدرتی طور پر خود کو سنبھال لے گا۔ اگلا مرحلہ 18 کلومیٹر تک پھیلنے کا ہے اور فنڈنگ کے لیے درخواست دی جا چکی ہے